یہ انٹرویو مورخہ ۱۵ اور ۱۶ فروری ۲۰۰۳ء کو مکرم شیخ راحیل احمد صاحب نے
www.Ahmedi.org کے نمائندہ کی حیثیت سے کیا تھا۔ ہم (احمدی ڈاٹ آرگ)
کی اجازت اور شکریہ کیسا تھ اس انٹرویو کو اپنی ویب سائٹ پر بھی پیش کر رہے ہیں

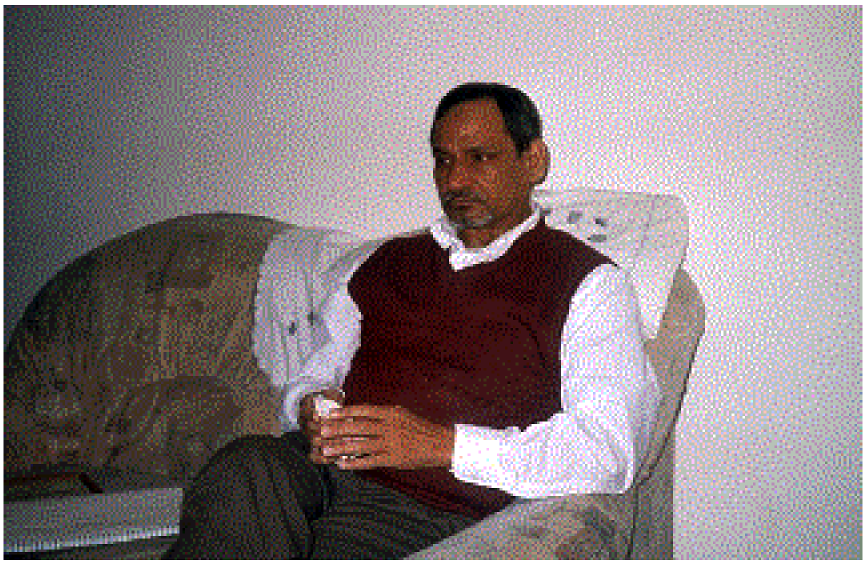

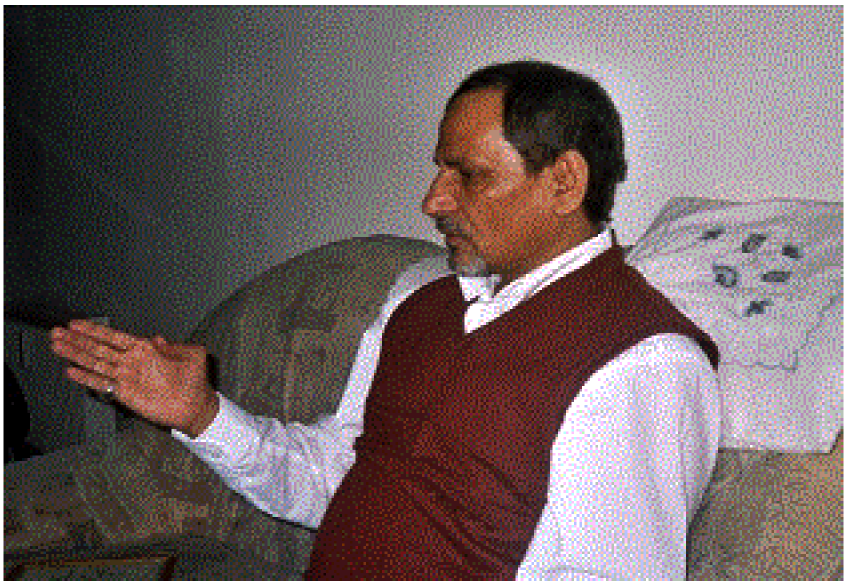

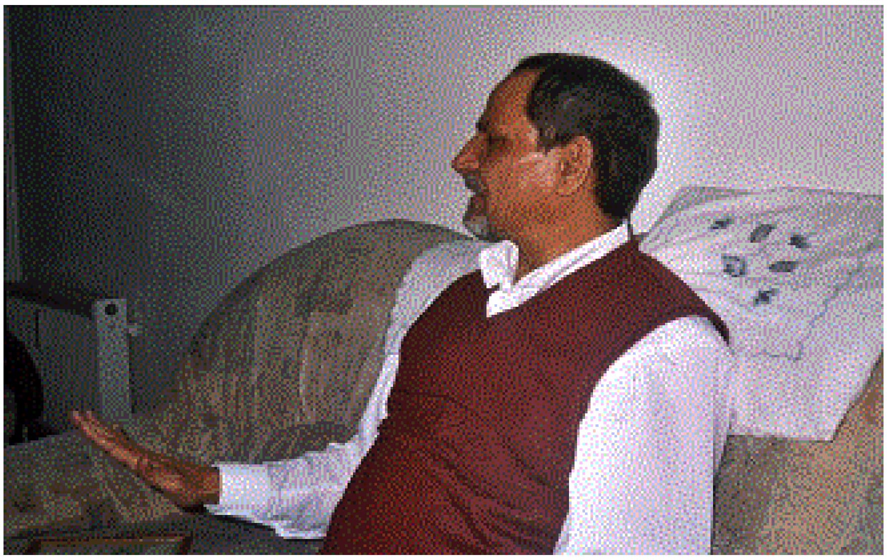

حصہ دوئم

نمائندہ سائٹ: ۔لیکن آپ نے اتنی دیر میں براہ راست اعلان کیوں نہیں کیا جبکہ آپکو اتنا پہلے سے اپنے مصلح موعود ہونے کا علم تھا؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔اس سلسلے میں میری گذارش یہ ہے کہ آنے والا موعود غلام یا غلام مسیح الزمان جسے حضرت مسیح موعود نے مصلح موعود کا نام بھی دیا ہے وہ بھی حضرت مسیح موعود کے بعد آنا تھا اور جس خلافت پر میں یقین رکھتا تھا اور وہ جس کے آگے میں نے اپنا مقدمہ پیش کیا تھا اسکی خبر بھی حضرت مسیح موعود اپنی زندگی میں دے گئے تھے، یہ دونوں سچائیاں ہیں اور حضرت مسیح موعود اپنی زندگی میں جماعت کو یہ دونوں چیزیں بتا کر گئے ہیں، میں انکا ایک حوالہ 'الوصیت' سے آپکو پڑھکر سنا دوں، آپ فرماتے ہیں، ''اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جونفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں'' یہ اس خلافت کی طرف اشارہ ہے جسکو میں نے بارہا انتخابی خلافت کہا ہے۔ اکثر کہا جاتا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے، لیکن یہ ٹھیک نہیں کہتے، یہ چیدہ لوگ ہوتے ہیں جن کو لوگ چنتے ہیں، ویسے تو سب کو ہی خدا بناتا ہے، امریکہ کے صدر کو بھی خدا بناتا ہے لیکن حضرت مسیح موعود نے فرمایا، میرے بعد وہ لوگوں سے بیعت لے اور جن لوگوں کی بیعت لینے کے لئے کہا گیا ہے اسکا طریقہ بھی حضرت مسیح موعود نے طے کر دیا ہے، ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کی رائے پر ہوگا، پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں کی بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔ اسکے بعد حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں'' کہ خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ ان تمام لوگوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یوروپ، اور کیا ایشیا، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں تو حید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے اور یہی خدا کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ سوتم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے'' ۔اس پیرے کے اختتام میں اس فقرے پر غور کرنا، آپ فرماتے ہیں کہ،'' اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو، سب میرے بعد ملکر کام کرو'' ۔آپ سمجھ گئے کہ اس حوالے سے حضرت مسیح موعود نے روح القدس پا کر کھڑے ہونے کا بھی ذکر کر دیا، آخر میں اور اپنی وفات کے بعد جو خلافت یا امامت جاری ہونی تھی اسکا بھی ذکر کر دیا۔

نمائندہ سائٹ: ۔آپ موجودہ خلیفہ یا خلافت کو کیا سمجھتے ہیں؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔ میں ان کو نہیں مانتا، کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ پہلے خلیفہ رابع نے میرے مقدمے کا فیصلہ کیوں نہیں کیا؟

نمائندہ سائٹ: ۔بس کیا یہ وجہ ہے کہ آپ اس وجہ سے نہیں مانتے کہ انہوں نے آپکے مقدمے کا فیصلہ کیوں نہیں کیا یا اس وجہ سے نہیں مانتے کہ انتخاب صحیح نہیں ہوا؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔ میں سمجھتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے مجھے جو کچھ ملا ہے میں ہی وہ موعود غلام ہوں، جس کی اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کو خبر دی تھی۔

نمائندہ سائٹ: ۔تو پھر اگر آپ وہ موعود غلام ہیں تو پھر آپ نے مرزا طاہر صاحب کو امام کہہ کر کس حیثیت سے مخاطب کیا تھا؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔ میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد ہر حال میں امامت یا منصب خلافت جاری ہونا تھا، کسی بھی انسان نے بیعت لینی تھی ۔لیکن وہ جو موعود غلام ہے اس نے اس خلافت یا امامت کے دوران پیدا ہونا تھا اور ظاہر ہونا تھا۔ یا وہ کوئی خلیفہ بھی ہو سکتا تھا یا خلافت کے دوران عام انسان بھی ہو سکتا تھا۔ اصل میں بات یہ ہے کہ جب مثال کے طور پر وہ امامت شروع ہوگئی حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد، امامت کہہ لیں یا خلافت کہہ لیں، اس کے دوران وہ شخص اگر خدا سے یہ خبر پا کر کھڑا ہوتا ہے تو سب سے پہلے اسکا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ جو امامت کی حضرت مسیح موعود نے اپنی زندگی میں خبر دی کہ میری ظل میں امام بھی ہوں گے اور مسیح بھی، ظاہر ہے کہ وہ امام یا خلیفے جو ظل میں ہوں گے تو کھڑا ہونے والے موعود غلام کا فرض بنتا ہے کہ بجائے اس کے کہ ایک جھگڑ مچا دے، جو اس وقت کا امام یا خلیفہ ہو، اپنا مقدمہ اس کے سامنے پیش کر دے اور اس سے پوچھے کہ بتاؤ میں سچا ہوں یا جھوٹا ہوں؟ میں سچا ہوں۔ اور اسطرح فرض ہے اس خلیفے کا کہ اگر کوئی مقدمہ اس کے سامنے آتا ہے تو وہ اس کے بارے میں فیصلہ کرے، وہ جماعت کو لاعلم نہ رکھے! لیکن مرزا طاہر احمد نے میرے مقدمے کا فیصلہ نہیں کیا اور لوگوں کو لاعلم رکھا۔ یہ انکی بات تھی وہ جو کر گئے ان کا معاملہ ان کے ساتھ!

نمائندہ سائٹ: ۔آپ ان کو رحم اللہ کہہ رہے ہیں، لیکن دوسری طرف انہوں نے آپ کو پاگل، جنونی اور پتہ نہیں کیا کچھ نہیں کہا اپنے خطبہ میں؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔ میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ وہ ستمبر یا اگست کے آخر کی بات ہے انہوں نے جو لفظ میرے بارے میں استعمال کئے، پھر آخری خط جو ہے میرا وہ دیکھنا پھر مزاج بدل گیا ہے اس خط کا، میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب مرزا طاہر منصب خلافت پر بیٹھے ہیں اسکے ٹھیک سال ڈیڑھ سال بعد وہ روحانی سلسلہ میرے ساتھ شروع ہوگیا، یعنی میں وہ شخص تھا کہ میرے خیال میں بھی نہیں کہ میرے ساتھ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ میں بات مکمل کرنا چاہتا ہوں کہ دراصل ان کی پوری خلافت کا زمانہ اس موعود غلام، جسکی خبر اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کو دی تھی، اصل میں وہ اس کی Pregnency کا زمانہ تھا،

آہستہ آہستہ وہ بچہ بڑا ہونا شروع ہوا اور آخر کار ۱۹۰۰ء میں وہ الفاظ انہوں نے اس بچے کے بارے میں استعمال کئے جو پہلے نہیں کئے تھے، پھر بچہ بھی ان کے آگے کھڑا ہو گیا کہ آپ نے یہ الفاظ میرے بارے میں استعمال کئے ہیں کس بنیاد پر کئے ہیں؟ آپ اس سلسلے میں میرا تیسرا اور آخری خط جو میں نے ان کو لکھا ہے آپ دیکھ لیں، آپ کو پتہ چل جائے گا کہ پھر وہ بچہ ان کے سامنے بڑے اعتماد کے ساتھ بولتا ہے اور پوچھتا ہے ان کو جھنجوڑ کر کہ بات کرو اور لوگوں کو بھی بتاؤ!

نمائندہ سائٹ:۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا جو دعویٰ ہے مصلح موعود کا وہ غلط ہے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ اس سوال کا جواب دینے سے پہلے میں ایک اور بات کرونگا کہ چوتھے خلیفہ مرزا طاہر احمد کی خلافت کے دوران نہ صرف یہ عاجز ظاہر ہوا بلکہ وہ میرے صدق کو لاشعوری طور پر اپنے منظوم کلام اور خطبات میں لوگوں کے سامنے رکھ گئے ہیں، یہ الگ بات کہ آج تک کسی کو پتہ نہیں، خدا تعالےٰ کی طرف سے مجھے پتہ چلا ہے کہ یہ یان کے اشعار ہیں جس میں اس غلام کی خبر دی گئی ہے۔ اب میں آتا ہوں مرزا محمود صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کی طرف، میں اپنی کتاب کے حصہ اول میں وضاحت کر چکا ہوں کہ ہر وہ شخص جو کہ ۶۔ نومبر ۱۹۰۷ء سے پہلے پیدا ہوا ہے خواہ وہ جسمانی اولاد میں سے ہے یا روحانی اولاد میں سے ہے اس پیشگوئی کا مصداق نہیں ہو سکتا! ہاں اس تاریخ کے بعد جو پیدا ہوا ہے خواہ وہ روحانی یا جسمانی اولاد میں سے ہو اس پیشگوئی کا مصداق ہو سکتا ہے، چونکہ مرزا بشیر الدین محمود احمد ۱۸۸۹ء میں پیدا ہو گئے تھے اور جو زکی غلام کی بشارت کا سلسلہ ۱۹۰۷ء تک چلتا رہا ہے اور ان الہامات کو مرزا صاحب اپنی زندگی میں ہی شائع کر گئے ہیں اس لئے یہ الہامات مرزا محمود کو پیشگوئی مصلح موعود سے باہر کر دیتے ہیں۔

نمائندہ سائٹ:۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کی خلافت بھی غلط تھی کیونکہ خلافت کے دوران جھوٹا دعویٰ کیا گیا ہے؟ یعنی شیطان کا شکار ہو گئے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ یہ دعویٰ غلط فہمی کی بناء پر ہوا ہے۔ کیونکہ انبیاء کو بھی بعض اوقات اپنی پیشگوئیوں کے سلسلے میں غلط فہمی یا اجتہادی غلطیاں لگ سکتی ہیں اور قرآن کریم بھی سورۃ الحج کی آیات ۵۳ و ۵۴ میں اس کی وضاحت کرتا ہے۔ یہ آیات بتاتی ہیں کہ جب انبیاء کو بھی اپنی پیشگوئیوں کے سلسلے میں، قیاس یا اجتہاد کے سلسلے میں غلطی لگ سکتی ہے تو انبیاء کے بعد جو ان کے جانشین ہیں ان کو بھی غلطیاں لگ سکتی ہیں۔

نمائندہ سائٹ:۔ اجتہادی غلطیاں مرزا صاحب یا انبیاء علیہ السلام پر بعد میں آئیں گے لیکن یہ جو آیات ہیں مرزا محمود صاحب پر فٹ نہیں بیٹھتیں؟ یہ تو بات آپ نے کلیئر کر دی کہ خلیفہ خدا نہیں بناتا بلکہ چنا جاتا ہے لوگوں کی طرف سے۔ یہ آیات ان پر تو صادق آ سکتی ہیں جن کا دعویٰ ہو کہ ان کو خدا نے کھڑا کیا ہے لیکن خلیفہ لوگ چنتے ہیں، اگر اس کے باوجود ایک خلیفہ یہ دعویٰ کرے کہ اسے خلیفہ خدا نے بنایا ہے اور خدا کی قسم کھا کر کہے کہ وہ مصلح موعود ہے تو کیا پھر اس کی خلافت برحق رہ جاتی ہے؟ اسکو آپ کیا نام دیں گے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ یہ معاملہ ان کی ذات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے کہ یہ دعویٰ انہوں نے کیوں کیا اور کیسے کیا؟ کس علم کی بناء پر کیا؟ بہر حال جس خلافت یا امامت کا حضرت مسیح موعود نے اپنے بعد ارشاد فرمایا ہے، اس خلافت میں بہر حال وہ ضرور آتے ہیں ان کا دعویٰ غلط ہے یا صحیح یہ وہی جواب دے سکتے ہیں یا نظام دے سکتا ہے؟

نمائندہ سائٹ:۔ اچھا جی اب مسئلہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے یہ کہا ہے کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا، ایک زکی غلام تجھے ملیگا۔ لفظ غلام کو آپ اردو معنوں میں نہ لیں، کیا عربی میں بیٹے کو غلام نہیں کہا جاتا؟ اگر آپ اس پر آگے جائیں تو وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے اور تیری ہی ذریت سے ہوگا؟ تو اس حوالے کے بعد آپ کیا کہتے ہیں اپنے دعوے کے متعلق؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ الہامی پیشگوئی کی عبارت کچھ اس طرح سے ہے "سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک زکی غلام اور بریکٹ میں لکھا ہوا ہے (لڑکا) تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے وغیرہ وغیرہ۔ اگر یہاں غلام سے مراد جسمانی لڑکا تھی۔ یہ دو پیش گوئیاں ہیں ایک لڑکا مراد ہے اور ایک غلام۔ اگر یہ غلام سے مراد لڑکا لیں تو کیا اللہ تعالےٰ یہ پیشگوئی یوں نہیں فرما سکتا تھا کہ مثلاً ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تمہیں دیا جائیگا، ایک زکی لڑکا تجھے ملیگا۔ وہ لڑکے تیرے ہی تخم اور ذریت سے ہوں گے۔ اس طرح دونوں لڑکوں کا حضور کے جسمانی بیٹے ہونے کا سلسلہ واضح ہو جاتا، لیکن ایسا نہیں ہوا۔

نمائندہ سائٹ:۔ لیکن آگے تشریحات ہیں مرزا صاحب کی، مرزا صاحب کے مخالفین کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے دانستہ مشتبہ قسم کی پیشگوئیاں کیں، تاکہ بوقت ضرورت ان کو من مانے معنی پہنائے جا سکیں، ان کی تاویل کی جا سکے، آپ نے تو کہا ہے کہ خدا اس طرح بھی الہام کر سکتا ہے، لیکن مرزا صاحب کے مخالفین کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے جو بھی پیشگوئیاں کیں اسی طرح گول مول بیان کیں تاکہ بعد میں جیسے چاہیں ربڑ کی طرح کھینچ کر معنی پہنا سکیں، آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ میں قطعاً نہیں مانتا، جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اس رنگ میں پیشگوئیاں کیں تا وقت ضرورت ان کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جا سکے، میں اس بات سے بالکل اتفاق نہیں کرتا، اس کی وجہ یہ ہے کہ خود حضرت مرزا صاحب نے اپنے کلام میں فرمایا ہے کہ پیشگوئیاں ایسی چیز ہوتی ہیں،

اس سے اس غلام کی پیشگوئی کا سلسلہ شروع ہوتا ہے، تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا، یہ ایک لمبی پیشگوئی ہے اس میں بہت ساری باتیں کہی گئی ہیں، کوئی ضروری نہیں ہوتا کہ جب کوئی مدعی ظاہر ہو جائے تو ساری چیزیں ایک ہی وقت میں پوری ہو جائیں کیونکہ اگر اس طرح ہو جائے تو سب سے پہلے محمد عربی ﷺ کا حق تھا کہ ان کے بارے میں جو توریت میں پیشگوئی کی گئی تھی ہو بہو انہی لفظوں میں پوری ہوتی تا کہ یہودی اور عیسائی گناہگار نہ ٹھہرتے، جب وہ شخص جو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا گیا ان کے بارے میں بھی پیشگوئی الفاظ کی مطابقت سے پوری نہیں ہوئی تو ان کے بعد حضرت مرزا صاحب یا کسی دوسرے انسان کی حیثیت کیا ہے؟ میں کہتا ہوں کہ آپ اس سب تفصیل کی ایک ایک بات پر نہ جائیں بلکہ جو اسکی روحانی اور علمی تصویر ہے اسکو پیش نظر رکھیں کہ یہ روحانی تصویر کوئی بھی انسان اپنی طاقتوں سے نہیں لے سکتا، کیونکہ اللہ تعالے سورۃ آل عمران میں فرماتا ہے کہ وہ اپنی ذات کا علم جس کو جتنا چاہے دیتا ہے۔ مختصر یہ کہ دوسری صفات جیسے ذہین وفہیم، دل کا حلیم وغیرہ پر ممکن ہے کوئی اختلاف کر سکے مگر علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائیگا کا مطلب ہی یہی ہے کہ اسے خدا کی صفات کے ظاہر و باطن کے بارے میں خاص علم دیا جائیگا اور آگے فرمایا ہے کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا، اس کا مطلب یہ ہے کہ علمی میدان میں کوئی بات ہوگی جس پر علماء کا اتفاق تین پر ہوگا۔ اس شخص کو خدا سے خبر ملے گی اور وہ اس علم کی روشنی میں تین کو چار کریگا اور یہ علمی معاملہ ہے

نمائندہ سائٹ: ۔آپ نے تین کو چار کیسے کیا؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے پھر فرمایا کہ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ وغیرہ، اس میں یہ جو فرزند ہے اسی سے روحانی فرزند مراد ہے جس طرح حضرت مسیح موعود آنحضور کے روحانی فرزند تھے، ایسے ہی آنے والا کوئی جسمانی فرزند نہیں ہے لوگ جسمانی فرزند پر نگاہ ڈال کر بیٹھے ہوئے ہیں۔

نمائندہ سائٹ: ۔لیکن انہوں نے سراج منیر میں جو ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی، اس میں سبز اشتہار والی پیشگوئی کو دوبارہ دوہراتے ہوئے کہا کہ پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کے بارے میں کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اسکا نام محمود رکھا جائیگا اور اس پیشگوئی کی اشاعت میں سبز اشتہار شائع کیے گئے تھے جو اب تک موجود ہے، سو سبز اشتہار میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا لکھا تھا، وہ لڑکا بھی پیدا ہو گیا اسکا نام بھی محمود رکھا گیا، اور جس لڑکے کی پیشگوئی سبز اشتہار میں تھی اس لڑکے کا نام محمود ہے جسکی عمر اب ۹ سال ہے، اور اس سے زیادہ پیشگوئی کیا پوری ہو سکتی ہے، سبز اشتہار میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی ہے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔اس سلسلے میں عرض ہے کہ وہ خود اپنی کتاب انوار الاسلام میں ستمبر ۱۸۹۴ء میں فرماتے ہیں کہ وہ جو موعود لڑکا ہے یا موعود غلام ہے، میں اپنے کسی لڑکے کے بارے میں قطعی نہیں کہہ سکتا کہ وہ فلاں ہے۔

نمائندہ سائٹ: ۔میں نے ۱۸۹۷ء کی بات کی ہے اور آپ ۱۸۹۴ء کی بات کر رہے ہیں؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔محمود تو پیدا ہو چکا تھا ۱۸۸۹ء میں اور اس زکی غلام کی بشارت حضرت مرزا صاحب کی وفات کے قریب تک جاری رہتی ہے، میں مانتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا ہوگا، اور ان کے ذہن میں تھا کہ یہ لڑکا انکا بیٹا ہوگا اور میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ ان کی کتابیں پڑھکر یہی خیال آتا ہے کہ انکا بھی یہی خیال تھا، لیکن اللہ کا جو کلام ان پر نازل ہوا وہ ان کے اس اجتہاد کو، اس خیال کو نفی کرتا گیا۔ حتیٰ کہ جب ۶۔۷ نومبر کو آخری الہام ہوا تو وہ خاموش ہو گئے۔

نمائندہ سائٹ: ۔ہاں جی، مرزا غلام احمد صاحب کو اجتہادی غلطی لگی اور وہ اپنے بیٹے کو اس پیشگوئی کا مصداق سمجھتے رہے اور بقول آپکے ۶۔۷ نومبر والے الہام کے بعد صورت حال واضح ہوتی ہے کہ یہ ان کی اولاد میں سے کوئی نہیں، اب ہم اس انٹرویو میں ہر بات کا احاطہ تو نہیں کر سکتے، چلیں ادھر آتے ہیں کہ آپ کے نزدیک مرزا صاحب کا مشن کیا تھا؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔ میں پہلے اس سوال کا جواب مکمل کرنا چاہتا ہوں جو کہ بات شروع تھی

نمائندہ سائٹ: ۔نہیں میں بھی اسی سوال پر آ رہا ہوں جو کہ بنیادی ہے یعنی آپکے دعویٰ مصلح موعود یا غلام مسیح الزماں کی بنیاد مرزا صاحب کے الہامات ہیں، اس لئے بنیادی سوال پر مختصراً فرمائیں کہ مرزا صاحب کا کام کیا تھا؟ اور ان کی بعثت کیوں اور کس لئے ہوئی تھی؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔آپ علیہ السلام آنحضرت ﷺ کی خبر کے مطابق ظاہر ہوئے تھے اور آپکی بعثت بھی جو کہ آنحضرت کا مشن تھا یعنی کہ غلبہ اسلام، وہی مشن تھا آپکا!

نمائندہ سائٹ: ۔مرزا صاحب کا دعویٰ اور مشن تھا غلبہ اسلام، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ جب مرزا صاحب نے دعویٰ کیا ہے تو جو ممالک ابھی اس وقت آزاد تھے وہ بھی ان کے دعویٰ کے بعد غلام بن گیا اور اس کے بعد جب سے مرزا صاحب کا دعویٰ آیا ہے ان کے مخالفین کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کے جعلی دعوے کی نحوست سے سارا عالم اسلام عملی طور پر غلام ہو گیا ہے اور دن بدن مزید جکڑا جا رہا ہے، بجائے اس کے کہ وہ آزاد ہوتے، طاقت میں آتے، بڑھتے، لیکن مرزا صاحب کے بعد عالم اسلام مزید نزع کی حالت میں چلا گیا ہے اور مزید تنزل کی طرف جا رہا ہے اور اس پر تنزل طاری و جاری ہے۔ اسکے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

جس میں کسی بھی بندے کی یا جو گروپ ہوتا ہے جماعت ہوتی ہے یا اس کی امت ہوتی ہے اس میں بعض لوگوں کا ٹیسٹ ہوتا ہے روحانی آزمائش ہوتی ہے۔ تو وہ پیشگوئیاں جو ہوتی ہیں اس میں ایک آزمائش ہوتی ہے لوگوں کی تو یہ سب پیشگوئیاں واضح نہیں ہوتیں، اللہ تعالیٰ دیدہ و دانستہ بعض پیشگوئیوں کو مبہم رکھتا ہے، جیسا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی بھی ایک مبہم پیشگوئی ہے۔ کیونکہ اس پیشگوئی کے نازل ہونے کے بعد، جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ہی ابتلا شروع ہو گیا۔ یہ آپ جانتے ہیں، دوسری بات میں یہ عرض کرونگا کہ میں اتفاق کرتا ہوں اس بات سے کہ حضرت مسیح موعود آخری وقت تک اس موعود غلام کو اپنا لڑکا سمجھتے رہے۔ لیکن جب حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی وفات ہوئی اور آپ علیہ السلام کو انا نبشرک بغلام حلیم' میں ینزل منزل مبارک کا جو الہام ہوا، یہ قطعی الہام تھا کہ وہ موعود غلام اگر حضرت مسیح موعود کا جسمانی بیٹا تھا بھی تو بھی وہ جسمانی بیٹے سے روحانی بیٹے کی طرف منتقل کر دیا گیا۔ اور اسی لئے ۶۔ ۷ نومبر کو پھر وہی پیشگوئی کہ ''ایک زکی غلام تجھے ملیگا'' وغیرہ وغیرہ، میرا یہ بات کہنے کا مطلب ہے کہ جو پیشگوئی ۲۰ فوری ۱۸۸۶ء کو شروع ہوئی، اس غلام کی بشارت ۶۔ ۷ نومبر ۱۹۰۷ء تک جاری رہتی ہے۔

نمائندہ سائٹ: ۔لیکن جیسے آپ نے کہا کہ وہ وفات کے قریب تک اس یقین پر رہے کہ وہ ان کا بیٹا ہوگا، یا خواہش کرتے رہے یا سمجھتے رہے کہ وہ ان کا بیٹا ہوگا، یہانتک کہ آخری الہام اس سلسلے میں ان کو ہو گیا وفات سے چند ماہ قبل تک، تو مخالفین کہتے ہیں کہ وہ کیسا نبی ہے کہ (مرزا صاحب) کا اسکو محمدی بیگم کی باری بھی تشریح میں غلطی لگی، انجام آتھم کے بارے میں بھی غلطی لگی، عبدالحکیم پٹیالوی اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے بارے میں بھی غلطی لگی، موعود غلام کے بارے بھی غلطی لگی لیکھرام کے بارے میں بھی غلطی لگی، یہ مخالفین کا دعویٰ ہے اور ان کے پاس بھی بڑی مضبوط دلیلیں ہیں تو کیا آپ کا یا جماعت کا یہ عذر قابل قبول ہے کہ مرزا صاحب کو غلطی لگتی رہی، کیونکہ ان کو اپنی ہر پیشگوئی میں غلطی لگتی رہی؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔نہیں ایسی کوئی بات نہیں، میں نے پہلے بھی سورۃ الحج کی آیت ۵۳ و ۵۴ پڑھ کر سنائی ہے کہ بعض اوقات پیشگوئیوں کے معاملے میں انبیاء سے بھی سہو ہو جاتا ہے ان کے ساتھ بھی نفس لگا ہوا ہوتا ہے۔ مرزا صاحب کا دعویٰ بھی نبوت کا تھا اور وہ بھی ان میں شامل ہو جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو مخالفین ہوتے ہیں وہ ہمیشہ اعتراض کرتے رہتے ہیں ان کو اعتراض کرنا ہوتا ہے۔ میں آپ سے چھوٹی سی گذارش کرتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ پر ایک ایسی کامل کتاب نازل ہوئی لیکن بعض لوگ آج تک اس کو نہیں مانتے۔ انکو وہ کتاب نظر ہی نہیں آتی اور آنحضرت صلعم کی زندگی کے بارے میں بھی وہ بہت سی ایسی باتیں کہتے ہیں جو درست نہیں ہیں لیکن مخالف تو بات کرتا ہے۔

نمائندہ سائٹ: ۔مرزا محمود احمد صاحب نے مصلح موعود ہونے کا جو دعویٰ کیا تھا، انہوں نے پیشگوئی کے الفاظ سے کچھ مطالب اخذ کر لئے، ان کو نشان قرار دیکر اپنے مصلح موعود ہونے کے ثبوت کے طور پر پیش کیا تھا، آپ اپنے دعوے کے ثبوت میں کیا نشان پیش کرتے ہیں؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔اس سلسلے میں، میں عرض کرتا ہوں کہ ۲۰ فروری کی پیشگوئی میں دو نشانوں کی خبر دی گئی ایک وجیہہ اور پاک لڑکا اور ایک زکی غلام۔ یہ دو نشان تھے دو وجود ہیں مختلف، اس سلسلے میں حضرت مرزا صاحب نے اپنی پیشگوئی کی تشریح میں فرمایا ہے کہ یہ عبارت خوبصورت اور پاک لڑکا جو آسمان سے آتا ہے، یہ تمام عبارت لڑکے کی چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے، چونکہ وہی مہمان ہوتا ہے جو چند روزہ رہ کر چلا جاوے اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور آخیر تک اس کی تعریف ہے۔ ۲۰ فروری کی پیشگوئی دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی، جو کہ ایک سمجھی گئی، پھر الہام الٰہی نے اس غلطی کو رفع کر دیا۔ میرا یہ حوالہ پڑھنے کا مقصد یہ تھا کہ یہ دو پیشگوئیاں تھیں جسکی حضرت مسیح موعود نے وضاحت کر دی، اور اسمیں ایک موعود لڑکا تھا اور ایک زکی غلام تھا۔ میں نے اپنی کتاب میں تفصیلاً اس پر روشنی ڈالی ہے کہ یہ دونوں نشان اپنے اپنے اصل کی بجائے اپنے مثیلوں میں پورے ہو رہے ہیں، میں اس بات کو یہیں چھوڑتا ہوں، تفصیل میری کتاب میں ہے، آپ نے کہا ہے کہ میں نے اپنے دعویٰ کو کس بنیاد پر اٹھایا ہے، اس سلسلے میں جواب دیتا ہوں کہ یہ پیشگوئی زکی غلام سے متعلق ہے جس کو حضرت مسیح موعود نے مصلح موعود کا نام دیا ہے اس میں اسکی روحانی تصویر دی گئی ہے، جب بھی وہ ظاہر ہوگا اور وہ کسی وقت بھی ظاہر ہو سکتا ہے، لوگ اس کے دعوے کو ٹیسٹ کر سکتے ہیں اس الہامی پیشگوئی کی روشنی میں اور وہ روحانی تصویر کونسی ہے ''وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ، فرزند دلبند، گرامی ارجمند، مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء، یہ ایک لمبی پیشگوئی ہے اس میں صفات بیان کی گئی ہیں کہ وہ کیا کیا کرے گا، کب کریگا وغیرہ، لیکن میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو الفاظ پڑھے ہیں میں نے، یہ اس کی روحانی اور علمی تصویر ہے، اگر کوئی شخص حضرت مسیح موعود کے بعد کہتا ہے کہ میں وہ شخص ہوں تو اس کے دعویٰ کو اس روحانی اور علمی تصویر کی روشنی میں پرکھنا چاہیے، نہ کہ اپنی خود ساختہ علامات کی روشنی میں

نمائندہ سائٹ: ۔آپ ان کے کس دعوے پر پورے اترتے ہیں، مثلاً کہ وہ صاحب شکوہ و عظمت ہوگا اور آپ کی حالت تو ایسی نہیں، آپکے پاس تو گاڑی بھی نہیں جو یہاں غریب کے پاس بھی ہوتی ہے، کہتے ہیں کہ وہ فضل ہے، آپ کے ساتھ کونسا ایسا خاص فضل ہے؟ آپکے خاندان، آپکے ماحول، آپکے عزیزوں یا جماعت کے لئے کونسا خاص فضل آیا ہے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔میں عرض کرتا ہوں اس سلسلے میں کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا،

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ یہ آپکا خیال ہے، کوئی ضروری نہیں کہ میں آپکے خیال کے ساتھ اتفاق کروں، میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب کے ظہور سے پہلے بھی عالم اسلام اپنوں کے زیر تسلط تھا، اپنے لوگوں نے اپنے ہی لوگوں کو غلام کیا ہوا تھا، مگر بعد میں اپنوں کی غلامی ختم ہوتی گئی اور غیروں کے غلام ہوتے گئے، یہ ایک الگ موضوع ہے۔ لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ مرزا صاحب جو آنحضرت کا مشن لیکر آگے بڑھے تھے اس کے بیج بوئے گئے اور کچھ ان کے وقت میں غلبہ ہوا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ کچھ غلبہ آنے والے موعود غلام کے وقت میں بھی ہوگا۔

نمائندہ سائٹ:۔ وہ جو بیج بوئے گئے، وہ کتنے بار آور ہوئے؟ آپکے نزدیک جماعت جو آج کروڑوں کی تعداد کا دعویٰ کر رہی ہے یہ صحیح ہے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ چونکہ یہ نظام کے اعداد و شمار ہیں اور میں اتنی تفصیل جماعت کی نہیں جانتا اور ان کے اعداد و شمار کو نہیں جانتا، اگر وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں تو اس کے ذمہ دار وہ ہیں، حقیقت کیا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ ہوسکتا ہے اس میں کچھ مبالغہ بھی ہو اور ہوسکتا ہے کہ کچھ جھوٹ ہو، میرا مطلب یہ ہے کہ اس سلسلے میں میرا علم بہت کم ہے

نمائندہ سائٹ:۔ چلیں ہم دوسری طرف آتے ہیں، ہم ساری عالمی جماعت کی بات نہیں کرتے ہم صرف جرمنی کی بات کرتے ہیں، جماعت جرمنی کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے ایک لاکھ سے زیادہ بیعتیں کروائی ہیں، آپ کم از کم اپنے ماحول کے گواہ ہیں کیا آپ اس دعوے پر یقین کرتے ہیں؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ یہ سب نظام جماعت کی باتیں ہیں اور ہوسکتا ہے کہ انہوں نے مبالغہ کیا ہو۔ لیکن ایک لاکھ بیعتیں نہیں ہوئیں

نمائندہ سائٹ:۔ آپ کی معلومات کے مطابق ایک لاکھ بیعت نہیں ہے لیکن میرے ذاتی علم کے مطابق نظام جماعت نے مکمل طور پر جھوٹ بولا ہے ان کی تو ۱۰۰ بھی بیعتیں نہیں ہیں۔ میں نے انکو چیلنج دیا تھا کہ جو ایک لاکھ آپ کہہ رہے ہیں ان میں سے سو (۱۰۰) نام ہی مجھے دے دیں؟ کیا آپ میرے چیلنج سے اتفاق کرتے ہیں کہ میں حق پر ہوں؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ اسکا یہ مطلب ہے کہ اگر انہوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہم نے جرمنی سے ایک لاکھ بیعتیں کروائی ہیں اور اس کے بعد اگر آپ نے ان سے سوال کیا کہ آپ مجھے ان میں سے ایک سو نام دے دیں اور وہ نہیں دے سکے تو پھر میں کیا کہہ سکتا ہوں، وہ ذمہ دار ہیں کہ انہوں نے کیوں ایسے دعوے کئے؟

نمائندہ سائٹ:۔ آپکا کیا خیال ہے کہ مرزا طاہر احمد صاحب کی ایما ان غلط دعووں میں شامل تھی؟ کیونکہ اس قسم کے دعوے صرف جرمنی سے ہی نہیں بلکہ دنیا کے بہت سے ملکوں میں کئے گئے۔ مثلاً انڈیا سے ہی چار کروڑ کے دعوے ہیں، چار کروڑ بہت بڑی تعداد ہوتی ہے؟ بال ٹھاکرے جیسے انتہا پسند، جنہوں نے ایک گاؤں میں دس (۱۰) عیسائی ہونے پر آگ لگا دی وہ چار کروڑ کا مسلمان ہونا اور ایک جماعت کے اندر شامل ہونا برداشت کریں گے؟ یہ سوال اس لئے کہ اسی سلسلے میں آگے آپ سے ایک بنیادی سوال آنا ہے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ چار کروڑ کی تعداد کا دعویٰ کس نے کیا ہے؟

نمائندہ سائٹ:۔ مرزا طاہر احمد صاحب نے خلیفۃ المسیح الرابع کی حیثیت سے!

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ تو یہ سوال ان سے کرنا چاہئے؟

نمائندہ سائٹ:۔ آپ سمجھ بھی گئے ہیں لیکن خیر ایک خلیفہ، جس مقام کا اس کا دعویٰ ہے اس پر بیٹھتے ہوئے اس قسم کے (چاہے عہدے داروں کے مہیاہ کردہ) جھوٹ کو یقین کر کے دانستہ پھیلائے کیا وہ اس مقام کا اہل ہے؟ اگر وہ واضح جھوٹ کو نہیں پہچان سکا تو تب بھی کیا اس میں اس عہدے کی اہلیت تھی؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ دیکھو، جو حضرت مسیح موعود نے اپنے بعد اپنی ظلیت میں اماموں اور مسیح کی بات کی، اسکے تحت جس رنگ میں بھی وہ خلفاء کا انتخاب ہوا، چاروں کا پانچویں سے پہلے، جس رنگ میں بھی تھا میں سمجھتا ہوں کہ وہ جانشین تھے حضرت مسیح موعود کے، انہوں نے کیا، کیا؟ کیا کیا باتیں کیں؟ وہ باتیں ٹھیک تھیں یا نہیں، وہ سب باتیں ان لوگوں کے ساتھ اللہ نے رکھی ہیں میرا ان باتوں سے تعلق نہیں ہے، میں جماعت احمدیہ جسکا تعلق ربوہ سے ہے اسکا ایک ادنیٰ سا آدمی ہوں تو میں ان کے دعووں کا کیا جواب دے سکتا ہوں

نمائندہ سائٹ:۔ جب آپ نے اب دعویٰ کر دیا ہے اور اس پر آپ کو یقین ہے تو آپ ادنیٰ آدمی نہیں رہے، آپ نے دل کا حلیم اور ذہین وفہیم اور علوم ظاہری و باطنی کا ذکر تو کیا لیکن ابھی تک آپ اپنا کوئی ایسا نشان بیان نہیں کر سکے جسکو ایک عام آدمی بھی سمجھ سکے؟ اور کہہ سکے کہ ہاں مجھے بھی یہ چیز نظر آ رہی ہے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ میں عرض کرتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ اتفاق کریں گے کہ میں نے اپنی کتاب میں، حصہ اول اور حصہ دوم، ۱۹۹۴ء سے جماعت احمدیہ کے آگے رکھ دی ہے اور بعض لوگوں کے بیانات کے مطابق جو انہوں نے میرے سامنے دئے کہ آج تک ایسا مقدمہ جماعت احمدیہ میں کسی عالم اور کسی مولوی نے پیش نہیں کئے اور جو سوالات میں نے حصہ اول و دوم میں اٹھائے ہیں، جماعت کے علماء یا خلفاء نے اسکا جواب ابھی تک نہیں دیا۔ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک ایسا انسان جو مذہبی طور پر اُمّی ہے،

وہ جانتا نہیں اور نہ ہی کسی مذہبی درسگاہ سے اس نے علم حاصل کیا، اسکا ایسی کتاب لکھ دینا، جو کہ ایسی جماعت کے علماء و خلفاء کے سامنے دو سوالات رکھتی ہے جسکا آج تک کسی نے جواب نہیں دیا۔ پہلا سوال تو یہ تھا کہ پیشگوئی مصلح موعود میں حضرت مرزا صاحب کی جسمانی اولاد شامل نہیں اسکا جواب آج تک کسی نے نہیں دیا تو صاف پتہ چلتا ہے کہ ایک مذہبی طور پر امی ایسا سوال کرتا ہے تو اسکو یہ ویژن خدا نے دیا ہے، باقی یہ پیمانہ کہ یہ ذہین اور فہیم کس کو کہیں ایک مخفی سی بات ہے دوسری بات کہ میں نے اپنی کتاب Virtue is God میں ایک الٰہی نظریہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے یہ ۱۹۸۵ء میں لکھا تھا، اور آج تک جماعت کے اندر اور باہر کوئی میرے اس علمی نظریہ کو چیلنج نہیں کر سکا! کیونکہ میں نے اس نظریہ میں فلسفہ کے باریک سوالات تھے ان کے جوابات دیئے اور ایک ایسا نظریہ علمائے سائنس و فلسفہ کے سامنے رکھا جسکی تلاش میں طلباء اس وقت پھر رہے ہیں۔

نمائندہ سائٹ:۔ دیکھئے یہ تو آپ نے کہا کہ طالبعلم پھر رہے ہیں، تین کو چار کرنے والے کی آپ کیا تشریح کرتے ہیں؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ میں عرض کرتا ہوں کہ آپ بھی پڑھے ہوئے ہیں، آپ سائنس کے طالب علم رہے ہیں، آپ جانتے ہیں کہ مادے کی تین حالتیں ہیں ٹھوس، مائع، گیس، اور میں بھی یقین کرتا تھا اور آپ بھی یقین کرتے ہوں گے، اللہ تعالےٰ نے مجھے خبر دی کہ یہ تین حالتیں نہیں یہ چار ہیں، جس کو لوگ تین کہہ رہے ہیں! یہ چار کیسے ہیں؟ میں نے اپنی کتاب میں اسکا ذکر کیا ہے۔ (تفصیل جنبہ صاحب نے بتائی ہے پر آپ کتاب کے حصہ دوم، نیکی اور مظہر کے عنوان میں پڑھ لیں، کافی لمبی بات ہے)

نمائندہ سائٹ:۔ اب سوال یہ ہے کہ آپ کے نزدیک مصلح موعود کی ضرورت کیوں ہے؟ اس نے کس کی اصلاح کرنی ہے اب؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ سب سے پہلے تو میں آپکو بات بتاتا ہوں کہ پیشگوئی غلام مسیح الزماں جسکو حضرت مرزا صاحب نے مصلح موعود کا نام دیا ہے، اللہ تعالےٰ کو یہ علم تھا کہ حضرت مسیح موعود کے بعد اس پیشگوئی کے سلسلے میں کچھ غلطیاں پیدا ہوں گی، کچھ باتیں ایسی ہو جائیں گی جو درست نہیں ہوں گی اور اس غلطی کی آنے والا اصلاح کریگا اور پھر مصلح موعود ٹھہرے گا وہ اصلاح کرنے والا! دوسری بات یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی میں اسلام کی خدمت کریگا اور اسلام کے غلبے کہ سامان پیدا کریگا، اور جیسا کہ پیشگوئی میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ قومیں اس سے برکت پائیں گی، اسیروں کو رستگاری بخشے گا وغیرہ، میں سمجھتا ہوں کہ اس بندے کی زندگی میں، اسکی وفات سے پہلے یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔

نمائندہ سائٹ:۔ اگر میں صحیح سمجھا ہوں تو یہ جو بگاڑ تھا مرزا صاحب کی پیشگوئیوں میں یا اجتہاد میں نہیں تھا بلکہ بعد میں آنے والوں کا پیدا کردہ ہے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ جی میں آپکے سوال کو جو سمجھا ہوں، حضرت مسیح موعود کے بعد ایک غلط فہمی سے مصلح موعود کا دعویٰ ہو گیا

نمائندہ سائٹ:۔ دیکھیں ظاہر ہے آپ غلط فہمی کہیں یا کچھ بگاڑ بہر حال پیدا ہو گیا اور دنیا بھر میں جماعت احمدیہ ربوہ گروپ، اگر ان کے دل نہ بھی مانیں کہ پیشگوئی مصلح موعود پوری ہو گئی تو وہ پھر بھی مجبور ہیں اس بات پر عمل کرنے اور یقین کرنے پر آپکے بقول غلط فہمی کو ماننے پر؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ ہاں یہ زیادتی ہے میرے خیال میں، اگر یہ کہا جاتا ہے لوگوں کو کہ زبردستی اس پر یقین کرو، یہ ٹھیک نہیں ہے!

نمائندہ سائٹ:۔ چلیں آگے چلتے ہیں، میں نے ۷۰ اور ۸۰ کی دہائی میں ایک اعتراض اٹھایا تھا جماعت کے اندر'' کہ مرزا صاحب کے بقول وہ اتنی زبردست ہستی ہیں کہ تمام نبیوں اور صحیفوں نے ان کے آنے کی خبر دی ہے، اب ہوتا کیا ہے وہ شخصیت جسکی پانچ ہزار سال سے خبر دی جا رہی ہے اسکا کام اتنا بودہ اور بیکار نکلتا ہے کہ سات سال بھی نہیں چلتا اور ایک دوسرے مصلح موعود کی ضرورت پڑ جاتی ہے؟ اب یا تو مرزا صاحب کے کام کو بودہ مانیں یا پھر دعویٰ کرنے والے کو غلط؟ آپ کیا کہتے ہیں؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ میں عرض کرتا ہوں کہ مرزا صاحب کا کام بودہ نہیں تھا وہ بہت پکا کام کر کے گئے ہیں۔ یہ تو بعد میں آنے والوں کی غلطیاں ہیں اور یہ جو آپ نے سوال اٹھایا ہے یہ تو میرے کلیم کو پکا کر رہا ہے اور مجھ سے پہلے اگر کوئی کلیم موجود ہے تو آپکا سوال اسکی تردید کر رہا ہے۔

نمائندہ سائٹ:۔ اگر آپ میرے سوال سے اتفاق کرتے ہیں تو آپکے خیال میں کتنے عرصے کے بعد مصلح موعود کی ضرورت پڑنی تھی؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ جس زکی غلام کی اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کو خبر دی تھی اور جسکو انہوں نے مصلح موعود کہا ہے، دراصل مصلح اور مجدد میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اور آنحضرت کی حدیث کے مطابق ہر ۱۰۰ سال کے بعد مجدد تو آتا ہے، اور مجدد حضرت مرزا صاحب سے پہلے بھی آتے رہے اور حضرت مرزا صاحب بھی چودھویں صدی کے مجدد تھے، اسکا تفصیلی جواب میرے ایک مضمون ''ختم نبوت کے بعد مجددیت بھی ختم؟'' میں ہے، جو کہ میری سائٹ www.alghulam.com پر لگا ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس غلام کی خبر دی تھی اس نے چودھویں صدی کے آخر میں یا پندھرویں صدی کے شروع میں ظاہر ہونا تھا۔

نمائندہ سائٹ:۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ آپکا دعویٰ مجددیت کا بھی ہے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ نہیں، لیکن میرا بنیادی دعویٰ غلام مسیح الزماں کا ہے! اور میرا دعویٰ کیا ہے یہ میرا حق ہے بتانا!

نمائندہ سائٹ: ۔معذرت سے، آپ غلام مسیح الزماں کو اور مصلح موعود کو ایک ہی شخصیت قرار دے چکے ہیں اور اب آپ اسی مصلح موعود کو بالواسطہ مجدد بھی قرار دے رہے ہیں، آپ مجدد ہیں یا نہیں، جس پوزیشن کا آپکا دعویٰ ہے اسکے مطابق ایک واضح اور دوٹوک جواب چاہیے میرے محترم، آپ کا دعویٰ مجدد کا بھی ہے یا نہیں؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔ یہ میرا حق ہے کہ میں اپنا دعویٰ بتاؤں، میں نے جو کتاب لکھی ہے اس میں غلام مسیح الزماں لکھا ہے مجدد الزماں نہیں لکھا یا مصلح الزماں نہیں کہا۔آپ اس بات پر یقین کریں کہ بنیادی طور پر میرا دعویٰ صرف غلام مسیح الزماں کا ہے اس وقت۔ہاں حضرت مرزا صاحب جن پر یہ پیشگوئی نازل ہوئی تھی اس غلام کو انہوں نے کیا فرمایا وہ ان سے پوچھیں اور میں آپکو بتاتا ہوں کہ مثیل مسیح بھی انہوں نے کہا ہے، مصلح موعود بھی انہوں نے کہا ہے اور مسیح ابن مریم بھی انہوں نے کہا ہے!

نمائندہ سائٹ: ۔لیکن آپکی والدہ محترمہ کا کیا نام ہے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔محترمہ غلام فاطمہ! مگر ان کو فاطمہ بی بی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

نمائندہ سائٹ: ۔نام تو ماشاءاللہ اچھا ہے پر آپ ابن غلام (فاطمہ) ہیں ابن مریم تو نہیں ہیں؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔نہیں، میں یہ کہتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب کے جو الہامات ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ آپ محمدی مریم بھی تھے۔جیسے.......

نمائندہ سائٹ: ۔یہ وہی تاویلوں کا پرانا چکر نہیں ہے کیا؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔نہیں تاویلوں کا کوئی چکر نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ امت محمدیہ میں صرف ایک بندہ ہے جسکو الہام میں مریم کہا گیا ہے اور وہ حضرت مرزا صاحب ہیں

نمائندہ سائٹ: ۔نہیں محترم اس موضوع کو یہیں چھوڑیں، آپ ادھر اُدھر کی بجائے دوٹوک بتائیں کہ آپ مجدد ہیں یا نہیں؟ (نوٹ: اس موضوع پر لمبی بحث ہوئی جو کہ سب لکھنا ممکن نہیں، آپ یوں سمجھ سکتے ہیں کہ پندرہ منٹ کے قریب بحث تھی)

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔ (مختصر کر کے جواب لکھا جا رہا ہے) کہ ابھی مجھے الہاماً نہیں بتایا گیا مگر میں اپنے اجتہاد سے سمجھتا ہوں کہ جس غلام مسیح الزماں کی پیشگوئی ہے اور جس کو مصلح موعود کا بھی نام دیا گیا ہے اور مصلح موعود اور مجدد کے کام میں اور درجے میں کوئی فرق نہیں اس لئے وہ غلام مسیح الزماں مجدد بھی ہو سکتا ہے!

نمائندہ سائٹ: ۔چلیں دوسری طرف آپ نے کس کی اصلاح کرنی ہے جماعت احمدیہ لاہوری یا قادیانی گروپ کی؟ اور مسلمان بھی اصلاح کے محتاج ہیں کہ ان کی؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔ سب سے اولین کام جو پیشگوئی کے سلسلے میں حضرت مسیح موعود کے ماننے والوں میں غلطی پیدا ہوئی تھی اول اسکی اصلاح ہے۔باقی رہا سوال لاہوری یا قادیانی گروپ کا؟ میں سمجھتا ہوں کہ دونوں ہی حضرت مسیح موعود کی ذریت میں شامل ہیں، لیکن ایک گروپ جس امامت یا خلافت کی حضرت مسیح موعود نے خبر دی تھی اس سے ہٹ گیا اور دوسرے گروپ میں غلام مسیح الزماں والی پیشگوئی کے بارے میں غلط فہمی پیدا ہو گئی اس طرح وہ بھی بنیادی طور پر سچائی سے ہٹ گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنے والا دونوں گروپوں کو صحیح بات بتائے گا۔لیکن اس سے پہلے آنے والا اپنی سچائی کا ثبوت دیگا۔

نمائندہ سائٹ: ۔مگر مجھے تو ابھی تک آپکی سچائی کا کوئی ثبوت متاثر نہیں کر سکا؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ آپ میری کتاب کا سیکنڈ پارٹ پڑھیں اس میں جو موعود غلام کی روحانی تصویر دی گئی ہے وہ پڑھ کر سنائی (لمبی بحث ہے)

نمائندہ سائٹ: ۔۲۰ فروری والی پیش گوئی میں لکھا ہے کہ وہ اپنے مسیحی نفس سے دوسروں کو پاک کرے گا اور بیماروں کو تندرست کریگا، آپ نے کتنوں کو پاک اور تندرست کیا؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔میری تو ابھی روحانی پیدائش ہوئی ہے یعنی ۱۲ دسمبر ۲۰۰۳ء کو میں نے اپنے دعوے کو لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے، آپ انتظار کریں، اور رہی بیماروں کو تندرست کرنے کی بات تو یہ روحانی بیماروں کے بارے میں ہے۔اور سب باتیں اپنے وقت پر پوری ہوں گی

نمائندہ سائٹ: ۔کبھی آپ ڈیپریشن کا شکار رہے اور آپ کس قسم کی ادویات استعمال کرتے ہیں؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔نہیں کبھی نہیں۔اور دوائیاں یہی اسپرین وغیرہ، نارمل چھوٹی موٹی بیماریوں وغیرہ کے لئے عام دوائیاں جو کبھی ڈاکٹر لکھ دے۔

نمائندہ سائٹ: ۔مرزا صاحب نے اپنے کلام میں اپنے آپ کو مراق اور مالیخولیا کی بیماری تسلیم کی ہے، اس کو پیرانائے کا مرض بھی کہا جاتا ہے جس میں مریض خبط عظمت میں مبتلا ہو اگر مذہبی خیالات کا ہو تو وہ دن بدن نئے نئے دعوے کرتا ہے اور مرزا صاحب کے مخالفین بڑے مدلل طریقوں سے ثابت کرتے ہیں کہ وہ اس مرض کا شکار رہتے کہیں آپ بھی مرزا صاحب کی طرح پیرانائے کے مریض تو نہیں ہو چکے، کیونکہ.......

عبدالغفار جنبہ صاحب: نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ نہ تو حضرت مرزا صاحب کسی قسم کے خبط عظمت میں مبتلا تھے اور نہ ہی میں اور میں عرض کرتا ہوں کہ میرے جیسا مذہبی طور پر ایک اُمّی بڑے ہی کول مائنڈڈ طریقے سے اپنے موقف کو پیش کر رہا ہے دنیا کے سامنے اس یقین کے ساتھ کہ میں وہی موعود ہوں، لیکن اس کے بعد وہ کہتا ہے کہ وہ کسی خبط عظمت میں مبتلا نہیں، وہ بڑے آرام سے کہتا ہے لوگوں کو کہ آؤ سامنے آؤ میرے، میری بات کو اور میرے ثبوت کو دیکھو، اس پر غور کرو اور اگر تم اس کو چیلنج کر سکتے ہو تو کر کے دکھاؤ!

نمائندہ سائٹ: مرزا صاحب کی یہ بات بڑی دلچسپ ہے کہ مرزا صاحب نے بطور مجدد براہین احمدیہ میں جو دعوے کئے تھے ۱۲ سال کے بعد بطور مسیح اور مہدی کے ان دعوؤں کی تردید کر دی، آپ مرزا صاحب کے کون سے موقف کو صحیح سمجھتے ہیں اور کس کو غلط؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: میں سمجھتا ہوں کہ آپ علیہ السلام نے اپنے کسی دعوے کی تردید نہیں کی، اور امتی نبی، محدث یا مصلح، آپ کی ذات میں یہ سب چیزیں شامل ہیں اور کسی وقت مجدد کا دعویٰ کر دیا بعد میں خدا سے خبر پا کر مسیح کا دعویٰ کر دیا تو مجدد کا دعویٰ ختم نہیں ہو گیا۔

نمائندہ سائٹ: میں شاید اپنی کوتاہ علمی کی وجہ سے سوال واضح نہیں کر سکا، میرا سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ جو کتاب لکھی تھی اسکو آپ ناقابل چیلنج سمجھتے ہیں یا قابل چیلنج؟ کیونکہ مرزا صاحب نے اسکو اس لئے ناقابل چیلنج لکھا ہے کہ وہ کتاب بحیثیت مجدد کے لکھی ہے اور مجدد کے بارے میں انکا نظریہ یہ ہے کہ وہ فنافی اللہ ہوتا ہے اور خدا کی مرضی کے بغیر اس کا کوئی لفظ یا کلام نہیں ہوتا اور اس میں انہوں نے عام مسلمانوں والے عقیدہ ختم نبوت اور حیات عیسیٰ کا اقرار کیا ہے مگر ۱۸۹۱ء کے بعد انہوں نے اپنے عقائد بدلنے شروع کئے، ایک تو اس طرح وہ کتاب ناقابل چیلنج نہ رہی اور دوسرے خدا نے ان سے یہ غلط عقیدہ کیوں لکھوایا، جب کہ بعد میں خدا نے اپنے ہی کئے ہوئے الہاموں کو رد کرنا شروع کر دیا؟ اگر خدا غلط نہیں تو پھر مرزا صاحب نے پہلے غلط بیانی کی یا بعد میں؟ آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: اس لئے کہ میں نہیں سمجھتا کہ نبوت کا تصور آپ کے نزدیک کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں، مگر میں قرآن کے تصور کے مطابق کہتا ہوں کہ نبی بھی ایک انسان ہوتا ہے لیکن اللہ تعالےٰ اس کو چنتا ہے۔ عام آدمی سے ذرا ہٹ کر ہوتا ہے لیکن نفس اور بشریت سے وہ بالا نہیں ہوتا۔ اس پہ بھی Stages آتی ہیں شعور کی، انکشافات کی، علم کی، مثلاً حضرت مرزا صاحب نے جب براہین احمدیہ تحریر کی، اس وقت عام اہل سنت والجماعت مسلمانوں کا جو حیات عیسیٰ کا عقیدہ تھا وہ انکا بھی تھا اور دوسری بات کا ان کو علم نہیں تھا۔ اس کے مطابق انہوں نے لکھ دیا اسکے بعد جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان پر انکشاف ہوئے کہ حضرت مسیح ابن مریم تو عام انسانوں کی طرح وفات پا گئے تو انہوں نے ایک منٹ بھی نہیں لگایا اپنا عقیدہ بدلنے میں اور انہوں نے کہہ دیا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں اور قرآن انکی وفات ثابت کر رہا ہے اور پھر جب اللہ نے ان کو کہا کہ آپ مثیل ابن مریم ہیں تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے اور کہہ دیا لوگوں کو!

نمائندہ سائٹ: نہیں بات اتنی سادہ نہیں ہے کیا مجھے یہ کہنے کی اجازت دیں گے کہ یا تو آپ بات سمجھنا نہیں چاہ رہے، یا میں آپکو بات سمجھا نہیں سکا، اس میں اور بہت سی باتوں کے علاوہ تین انتہائی اہم نکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے یہ کتاب بطور ملہم اور مجدد کے لکھی، دوسرے رسول کریم ﷺ نے خواب میں آ کر انتہائی خوشنودی کا اظہار کیا اور تیسرے کہ وہ تاریکی میں سفر کر رہے تھے کہ آواز آئی انی انا ربک، اور اب اس کتاب کا مہتمم و متولی خدا کی ذات ہے چوتھی بات کہ اس میں بیان کردہ باتوں کی صحت پر دس ہزار روپے انعام رکھا اسکے بعد کچھ عرصہ کے بعد خود ہی خدا کے بتائے ہوئے عقائد کا توڑ کر دیتے ہیں؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ آپکا نبوت کا تصور مجھ سے مختلف ہو۔ نبی بھی قرآن کے مطابق بشر ہوتا ہے۔ وہ بشریت اور نفس سے بالا نہیں ہوتا اور وہ انسان ہوتا ہے۔ اور کامل علم صرف اللہ تعالےٰ کی ذات کو حاصل ہے۔ نبی کے بارے میں ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان کو کامل علم حاصل ہو جاتا ہے۔ جس طرح اللہ تعالےٰ ان کو علم دیتا ہے اس طرح وہ لوگوں کو آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنی کسی پہلی بات کے بارے میں اگر اللہ تعالےٰ ان کو دوسرا علم دیتا ہے تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ پہلی وہ بات غلط تھی۔ مجھے پتہ نہیں تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس بات میں کوئی Contradiction نہیں ہے انسان کے علم میں زیادتی کے ساتھ ساتھ یہ باتیں ہوتے رہتی ہیں۔

نمائندہ سائٹ: نہیں بات کلیئر نہیں ہوئی، اگر وہ نبی ایک بات عام حیثیت میں بتاتا ہے اور بعد میں خدا سے علم پا کر اسکی اصلاح کر دیتا ہے تو بالکل ٹھیک اور نارمل بات ہے لیکن وہ ایک بات بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ خدا کی بتائی ہوئی بات ہے اور اس کے بعد اسکے مخالف بات بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا نے بتائی ہے تو اب کیا خدا نعوذباللہ غلط ہے یا وہ شخص غلط ہے، اس کو آپ کیا کہیں گے؟ کیا نبی ایسا ہی کرتے ہیں؟ اور کیا آپ بھی انکی پیروی میں ایسا ہی کریں گے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: (وہی جواب جو کہ اوپر دو مرتبہ دیا گیا لیکن اس اضافہ کیساتھ) جس تنقید کے ساتھ آپ مرزا صاحب کی نبوت کا جائزہ لے رہے ہیں اس طرح اگر باقی انبیاء کی نبوت کا جائزہ لیں گے تو کوئی بھی نبی نبی نہیں رہے گا سب نبوت سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے،

لیکن ہمیں یہ چاہئے کہ جنرل دیکھیں کہ یہ بندہ سچا ہے اور بشر بھی ہے اور بشری لوازمات بھی ساتھ ہیں اور جس طرح اس کا علم بڑھتا ہے اسکے ساتھ تبدیلی بھی آرہی ہوتی ہے۔

نمائندہ سائٹ:۔ شکریہ آپکا۔ میں آپکا شکرگزار ہوں اس تفصیلی اور لمبے انٹرویو اور آف دی ریکارڈ گفتگو اچھی مہمان نوازی کے لئے، امید ہے کہ اگلی ملاقات پر نئے سوالوں اور ادھوری رہنے والی باتوں پر گفتگو ہوگی، لیکن میں اگر آپکی اجازت ہو تو آپکی اہلیہ صاحبہ سے بھی کچھ سوالات کرنا چاہوں گا اور دوسرے اہل خانہ سے بھی، ایک بار پھر بہت شکریہ۔

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں conclusion کے طور پر اس انٹرویو میں، پہلی بات تو یہ ہے کہ میں اپنے دوست منیر احمد کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں اگر چہ ان کا آگیا ہے ذکر اس انٹرویو میں، دوسرے میرے دوست ہیں احسان الٰہی چوہدری، وہ یہیں کیل میں رہتے ہیں، بہت اچھے ہیں میرے بھائیوں کی طرح ہیں اور بھی کچھ دوست ہیں میں فی الحال انکے نام نہیں بتا سکتا۔ دوسرے آپ میرا دوبارہ انٹرویو ضرور کریں لیکن میرا دعویٰ کوئی عقل کل کا نہیں ہے جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ میری فیملی کا مذہبی پس منظر بہت ہی صفر ہے، آپ جب بھی کوئی سوال کریں تو میرے اس پس منظر کو ضرور ذہن میں رکھیں۔ باقی آپ ہمارے بھائی ہیں ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائے ہیں اور امید ہے کہ آئندہ بھی آتے رہیں گے۔ اللہ آپ کو جزا دے، آمین۔

سوال (یاسمین ۲۶ صاحبہ):۔ آپ نے سیاسی پناہ کیلئے جرمن عدالتوں کے سامنے کیا موقف اختیار کیا تھا؟

جواب (عبدالغفار جنبہ صاحب):۔ تو میری عرض ہے کہ سیاسی پناہ حاصل کرنے کیلئے میں نے عدالت کے سامنے کوئی خلاف واقعہ بات نہیں کہی اور نہ کوئی جھوٹ بولا ہے۔ اگر کسی کو میرے اس بیان پر شک ہو تو وہ عدالت میں دیا گیا میرا بیان پڑھ کر اپنی تسلی کر لے۔ اور میں کہتا ہوں کسی کو یہ نیک کام ضرور کرنا چاہیے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ثابت ہو جائے۔ اور اگر یہ ثابت ہو گیا کہ اس عاجز نے سیاسی پناہ حاصل کرنے کیلئے کوئی جھوٹ نہیں بولا تو پھر جو انسان اس دنیا میں اپنے دنیاوی معاملات میں لوگوں سے جھوٹ بولنا پسند نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے متعلق جھوٹ بولنے کی کیسے جرات کر سکتا ہے؟ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون (10=17)

چنانچہ اس سے پہلے میں ایک عرصہ دراز تم میں گزار چکا ہوں کیا پھر تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

سوال (یاسمین ۲۶):۔ آپ نے سیاسی پناہ کیلئے جرمن عدالتوں کے سامنے کیا موقف اختیار کیا تھا؟

جواب:۔ تو میری عرض ہے کہ سیاسی پناہ حاصل کرنے کیلئے میں نے عدالت کے سامنے کوئی خلاف واقعہ بات نہیں کہی اور نہ کوئی جھوٹ بولا ہے۔ اگر کسی کو میرے اس بیان پر شک ہو تو وہ عدالت میں دیا گیا میرا بیان پڑھ کر اپنی تسلی کر لے۔ اور میں کہتا ہوں کسی کو یہ نیک کام ضرور کرنا چاہیے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ثابت ہو جائے۔ اور اگر یہ ثابت ہو گیا کہ اس عاجز نے سیاسی پناہ حاصل کرنے کیلئے کوئی جھوٹ نہیں بولا تو پھر جو انسان اس دنیا میں اپنے دنیاوی معاملات میں لوگوں سے جھوٹ بولنا پسند نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے متعلق جھوٹ بولنے کی کیسے جرات کر سکتا ہے؟ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون (10=17)

چنانچہ اس سے پہلے میں ایک عرصہ دراز تم میں گزار چکا ہوں کیا پھر تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

سوال (یاسمین ۲۶):۔ جب سے آپ پاکستان سے جرمنی آئے ہیں آپکے ذرائع آمد کیا ہیں؟

جواب:۔ جب سے میں پاکستان سے جرمنی آیا ہوں میرے ذرائع آمد جائز اور درست ہیں۔ میں نے آج تک کوئی ناجائز یا غلط ذریعہ سے روپیہ حاصل نہیں کیا۔ اگر کوئی شخص میرے ذرائع آمد میں ناجائز اور غلط رنگ سے آیا ہوا پیسہ ثابت کر دے تو میں اسے کثیر رقم انعام میں دونگا۔ مزید عرض کرتا ہوں کہ جب کوئی شخص اپنی ہر ضرورت کیلئے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا اور اسی کو اپنا کفیل سمجھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی ہر ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ وہ مسبب الاسباب اور رزاق ہے۔ بظاہر تھوڑے میں بھی زیادہ برکت رکھ دیتا ہے۔ اور یہی سلوک اللہ تعالیٰ کا میرے ساتھ بھی ہے۔ اب تک میرے پاس محدود لیکن جائز ذرائع سے جو کچھ بھی آیا میں نے نہ صرف اس سے اپنی اور اپنے اہل وعیال کی کفالت کی بلکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے مستحق اور غرباء کی مدد کرنے کی توفیق بھی بخشی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا احسان ہے ورنہ میں کیا اور میری حیثیت کیا؟

جناب نومان ۸۶ صاحب:۔ میری ذہنی حالت پر اعتراض کرنے سے قبل آپ اپنے فہم کا مطالعہ کریں۔ میرے انٹرویو سے اپنی پسند کے مطابق بے مقصد مطالب نکال کر میری طرف منسوب کر رہے ہو۔ آپ دوبارہ انٹرویو پڑھیں اور پھر اپنے سوالات کا جائزہ لیں۔ کیا ان میں کوئی جوڑ بھی ہے؟ تعصب کی عینک اتار کر دیانتداری سے کام لیں۔

سوال:۔ کیا آپ ماموراور مصلح موعود صرف خواندہ لوگوں یا صرف اپنے رشتہ داروں کیلئے ہیں؟

جواب:۔ کوئی بھی مصلح موعود صرف خواندہ لوگوں یا اپنے رشتہ داروں کیلئے نہیں ہوتا۔ اور یہی معاملہ میرا بھی ہے۔ میرا پیغام بھی صرف خواندہ لوگوں اور میرے رشتہ داروں کیلئے نہیں۔

سوال: ۔اب آپ (یعنی اس عاجز) نے اپنے دعوی کا اعلان کیا ہے۔ آپکے رشتہ دار خواندہ ہو گئے ہیں اور انکی شرح خواندگی کیا ہے؟

جواب: ۔میرے دعوی کا میرے خاندان کی خواندگی سے کیا تعلق۔ یہ تعلق آپ اپنے ذہن میں خود ہی گھڑ کر بیٹھے ہیں۔

مزید آپ فرماتے ہیں۔ مصلح موعود کی ایک نشانی یہ ہے کہ،،وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔،،

جواب: ہاں بالکل یہ نشانی ہے۔اگر آپ نے میری کتاب پڑھی ہے اور آپ کو اس میں یہ نشانی نہیں ملی تو یہ آپکی عقل کا قصور ہے۔سچائی اور علم کو جاننے کیلئے خود انسان کے اندر بھی سچائی اور علم کا ہونا ضروری ہے اور اس کا تعلق تقوی سے ہے۔حیران ہوں کہ حضرت مہدیؑ کی برکت اور دعا کے نتیجہ میں میرے جیسے کھوٹے سکے بھی چل پڑے تو پھر آپ جیسے کھرے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟

سوال: ۔حضرت مہدی موعودؑ کی تحریرات کے سلسلہ میں میرے متعلق آپکا ایک اور معترضانہ فقرہ ،،میں باریکیوں میں نہیں جاتا،،۔؟

جواب: ۔اگر آپ میری کتاب کا حصہ اول،،الہامی پیشگوئی کا تجزیہ،، ہی پڑھ لیتے تو آپکو پتہ چل جاتا کہ اللہ تعالی مجھے حضرت مہدی موعودؑ کے الہام اور کلام کی کتنی گہرائی میں لے گیا ہے اور مجھ سے پہلے یہ فضل کسی کو نصیب نہ ہو سکا۔

آپکے سوالات کیلئے شکریہ۔اور آخر میں خلاصہ کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ آپ سب لوگ میرے دعوی اور اسکی دلیل کو علمی رنگ میں پرکھیں۔۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں جس موعود غلام یا مصلح موعود کی خبر دی گئی تھی۔اسی پیشگوئی میں اسکی روحانی اور علمی تصویر بھی دی گئی ہے۔آپ عقائد اور روایت کی بجائے حقیقت پرست بنیں اور اس روحانی اور علمی تصویر کو میری کتاب میں ڈھونڈیں۔اگر تقوی اور دیانتداری سے ڈھونڈو گے تو ضرور مل جائے گی۔ہوسکتا ہے کسی ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ کون فیصلہ کرے گا کہ غفار کے سوالات کو جھٹلا دیا گیا ہے؟ میری عرض ہے کہ اس بات کا فیصلہ وہ کلام کرے گا جو آنحضرت ﷺ کے مبارک اور حسین دل پر نازل ہوا اور وہ جو قیامت تک کیلئے فرقان اور حکم ہے۔اگر کوئی شخص قرآن پاک کی روشنی میں میرے ان سوالات (جنکا کتاب میں ذکر ہے) کو جھٹلا گیا تو میں فوراً اپنی شکست تسلیم کرتے ہوئے انعامی رقم مطلقہ شخص کے حوالے کر دونگا۔وہ لوگ جو قرآن پاک پر ایمان نہیں رکھتے وہ کم از کم عقل کیساتھ ہی میرے سوالات کو جھٹلا کر دکھا دیں۔آزمائش شرط ہے۔

مزید تاثرات: ۔

جب میری غفار صاحب سے پہلی بار ربوہ میں ملاقات ہوئی تھی۔اُسوقت میں نے غفار صاحب کو ”بنیادی طور پر شریف النفس، ذہین، آگے بڑھنے کی لگن، گفتگو میں کچھ جھجک، متجسس طبیعت، دوسرے احمدیوں کی طرح خود اعتمادی میں کمی کا شکار، دیہاتی ماحول سے آنے کی وجہ سے حلقہ احباب محدود مگر سلجھا ہوا، ذاتی طور پر با کردار“۔اب میں نے غفار صاحب کو فون کیا اور ان سے انٹرویو کرنے کی خواہش کا اظہار کیا انہوں نے کھلے دل سے کہا کہ جب مرضی تشریف لے آئیں۔میری ان سے یہ ملاقات کئی سالوں پر محیط وقفے کے بعد تھی غالباً ۱۹۹۴ء کے بعد، اس وقت مرزا طاہر احمد آنجہانی سے انکو پہلا جواب مل چکا تھا اور غفار صاحب سوالوں، وسوسوں، اُمید اور نا اُمیدی کے درمیان کہیں ہچکولے کھا رہے تھے۔لیکن اس مرتبہ جس عبدالغفار سے میری ملاقات ہوئی یہ ایک پُر یقین، واضح مقصد، پہلے سے کہیں پر اعتماد، طبیعت میں پہلے کی نسبت زیادہ انکساری، لیکن افکار میں (میری نظر میں) پھیلاؤ اور اُلجھاؤ، اخلاق میں بھی پہلے سے بڑھ کر، اور جارحانہ بات میں بھی نرم لہجہ تھا۔ ان سے میرے تین روزہ قیام کے دوران کئی کئی گھنٹوں پر مشتمل کئی نشستیں ہوئیں، جن میں بہت سی باتیں آف دی ریکارڈ بھی تھیں۔اس دوران ان کے تینوں بیٹوں سے بھی گفتگو کا موقعہ ملا، بڑا بیٹا گفتگو میں محتاط ہے مگر ذہین ہے اس کا مشاہدہ اچھا ہے اور جمنازیم سکول میں جا رہا ہے اپنے وقت کو با مقصد استعمال کرنے والا اچھا طالبعلم ہے۔منجھلا بیٹا بھی انہی خصوصیات کا حامل ہے مگر دوسرے بھائیوں کی نسبت شرمیلا ہے، سب سے چھوٹا بیٹا خاموش، چوکس اور خود اعتماد ہے تینوں بیٹے اپنی والدہ سمیت غفار صاحب کے پیچھے پورے یقین سے کھڑے ہیں۔ان سے ایک دو احمدی دوست ملنے آئے میری موجودگی میں (یقیناً جماعت سے چوری، ورنہ جواب دہی ہو جائے)۔مقامی جماعت احمدیہ کے افراد ان کے دعوے سے عدم اتفاق کے باوجود ان کے کردار کے بارے میں کوئی منفی رائے نہیں رکھتے۔ان کے کئی قریبی جاننے والوں سے رابطہ کیا گیا مگر کسی بھی قسم کا کوئی جھوٹا سچا سیکنڈل سامنے نہیں آیا، لیکن ایک دلچسپ بات ہے کہ پہلے مدعی مصلح موعود کے بارے میں ایسا ایسے شرمناک سیکنڈلز سامنے آئے ہیں کہ ان پر بات کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے اور وہ بھی ان کے قریبی رفیقوں اور حلقوں سے۔جیسا کہ سوالوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے اور میں نے اس پر سوچا بھی کہ کیا یہ مرزا غلام احمد صاحب کی طرح بیراہائے (مراق اور مالیخولیا) کے مریض تو نہیں ہیں۔

مرزا صاحب کی مرض خبط عظمت کی طرف، حکماء اور اطباء کی بیان کی ہوئی تمام علامات و وجوہات اشارہ کرتی ہیں اور عام شخص بھی اندازہ کر سکتا ہے۔ لیکن غفار صاحب کی طرف، میرے خیال میں تمام تو نہیں مگر کچھ وجوہات بہر صورت اشارہ کرتی ہیں مگر یہ کوئی ماہر نفسیات یا ڈاکٹر ہی حتمی طور پر بتا سکتا ہے کہ آیا یہ بھی اپنے مسیح کی طرح پیرانائے کے مریض ہیں یا نہیں؟ لیکن بہر حال یہ مرزا غلام احمد صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن کہیں یہ نہ ہو کہ مرزا صاحب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی دیانتداری کو بھی داؤ پر لگا دیں۔ غفار صاحب نے مرزا صاحب کی طرح ہی انعامی چیلنج دیا ہے کہ اگر کوئی ان کی دو باتوں کا رد لکھ دے (سوال نمبرا) غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود ظاہر ہو چکا ہے اور وہ حضرت مسیح موعود کا جسمانی بیٹا ہے؟۔ (سوال نمبر۲) نیکی کا یہ اعلیٰ ترین تصور یعنی سلطان مبین، جو کہ غلام مسیح الزماں کا الہامی اور علمی اور قطعی ثبوت ہے، غلط ہے؟ ان دو سوالوں کا رد لکھنے والے کے لئے دس لاکھ روپیہ (پاکستانی) انعام رکھا ہے لیکن انہوں نے اپنے چیلنج میں اس بات کی وضاحت نہیں کی کہ کون فیصلہ کریگا کہ سوال رد ہو گئے ہیں یا نہیں، یا کیا گارنٹی ہے کہ انعام کا حقدار اس انعام کو حاصل بھی کر سکے گا یا نہیں۔ ان کے دعووں پر اور چیلنج پر تبصرہ فی الحال ہمارا مقصود نہیں بلکہ کچھ سوال و جواب اور بات چیت کے نتیجے میں جو تاثرات ان کی شخصیت اور ماحول کے بارے میں ہیں ان کو من و عن قارئین کے سامنے پیش کر دیا جائے میرا اندازہ ہے کہ ان کے دعویٰ کو مسیح ابن مریم سے پہلے ریک نہیں لگتی، اگر اللہ نے توفیق دی تو کسی دوسرے وقت ان کے دعویٰ جات اور خیالات پر تبصرہ پیش کرونگا۔ اب قارئین کے لئے ان کے رشتہ داروں اور دوستوں کے تاثرات پیش کرونگا۔

مسز عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ مجھے اپنے خاوند پر پورا بھروسہ اور ایمان ہے اور میں ان کی شرافت اور نیکی کی گواہ ہوں اور جو بھی ان کا دعویٰ ہے میں ہر حالت میں ان کے ساتھ ہوں اور ان کے دعویٰ کی وجہ سے میرے والدین اور بہن بھائی یا اور دوسرے لوگ بھی مجھے چھوڑتے ہیں تو ان کی مرضی، میں بہر حال اپنے خاوند کے ساتھ ہوں۔

پسران عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ تینوں پسران کی باتوں سے خاکسار نے یہی تاثر اخذ کیا ہے کہ وہ مکمل طور پر اپنے والد سے محبت کرتے ہیں، ان پر اعتماد کرتے ہیں اور اپنے والد کی دیانتداری، اہل خانہ کے ساتھ سلوک پر مطمئن ہیں اور سو فیصد اپنے والد کے ساتھ کھڑے ہیں۔

منیر چوہدری صاحب:۔ یہ صاحب ۱۹۷۲ء سے غفار صاحب کے (قطبی) دوست اور رفیق ہیں انہوں نے میرے سوالوں کے جو جواب دئے ان کا خلاصہ پیش خدمت ہے، ''غفار صاحب میرے تیس سالوں سے زیادہ عرصے سے دوست ہیں، ۱۹۸۳ء سے پہلے ان کی زندگی روائتی طور پر مذہبی نہیں تھی، لیکن خدا ترس، اور برائیوں سے دور رہنے والے شخص تھے، لیکن ۱۹۸۳ء کے بعد ان کی زندگی میں تبدیلیاں آنا شروع ہوئیں اور جو بھی ان کے ساتھ معاملہ ہوا کرتا تھا یہ میرے ساتھ ڈسکس کیا کرتے تھے اور میں اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق ان کو سنتا بھی تھا اور جواب بھی دیا کرتا تھا اور خدا سے دعا بھی کیا کرتا تھا۔ اور ایک لمبا عرصہ کی دعاؤں اور تجربہ کے بعد حق الیقین سے کہتا ہوں کہ غفار صاحب جو بھی کہہ رہے ہیں سچ کہہ رہے ہیں اور میں ان کو واقعی وہی غلام مسیح الزماں تسلیم کرتا ہوں جسکی خبر حضرت مسیح موعود نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو دی تھی۔

مسز منیر چوہدری صاحب:۔ میں اپنے خاوند پر بھروسہ کرتی ہوں اور ان کے اکثر فیصلے صحیح ثابت ہوئے ہیں اور میں ان کے عبدالغفار صاحب کا ساتھ دینے میں پوری طرح شامل ہوں انکی تعلیم کے بارے میں سوال کے جواب میں کہنے لگیں میری تعلیم بھی مناسب ہے اور اللہ نے بڑی حد تک اچھا برا سمجھنے کی توفیق دی ہے، اس طرح بھی مجھے محترم عبدالغفار صاحب کے دلائل میں وزن نظر آتا ہے اور میں انکو ایک سچا انسان سمجھتی ہوں اور ان کے دعوے پر یقین کرتی ہوں۔

ڈاکٹر شریف احمد صاحب دندان ساز:۔ لندن میں رہائش پذیر ہیں اور ان کی دو بیگمات ہیں، بڑی بیگم جرمنی میں اپنے بیٹوں کے پاس رہ رہی ہیں اور چھوٹی بیگم ان کے ساتھ لندن میں، اور چھوٹی بیگم کے بطن سے پیدا ہونے والی نیک دختران میں سے منجھلی دختر نیک اختر جناب عبدالغفار جنبہ صاحب کی رفیقہ حیات ہیں۔ سائٹ کو اپنے ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ جماعت نے ڈاکٹر صاحب پر دباؤ ڈالا تو انہوں نے جماعت کو لکھ کر دے دیا ہے کہ میرا اپنی بیٹی اور داماد سے کوئی تعلق نہیں۔ اور جب سائٹ کی طرف سے ڈاکٹر صاحب سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے ہمارے سوال کے جواب میں صرف اتنا کہا کہ ''مجھ سے اس معاملے میں کوئی سوال نہ کریں، اس نے جو کیا ہے وہ میری طبیعت کے خلاف ہے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا اور ایک عرصہ سے میں نے بیٹی اور داماد سے تعلق ختم کر لیا ہے انکا برا بھلا وہ جانیں''۔

بڑی خوشدامن صاحبہ مقیم جرمنی:۔ میں اس کی کوئی بات سننا نہیں چاہتی اور نہ ہی اپنے اس بیٹے (نام بوجوہ نہیں دے رہے) سے جو اسکا ساتھ دے رہا ہے کوئی بات کرنا چاہتی۔

شفیق احمد صاحب برادر نسبتی مسس ساگا، کینیڈا:۔ عبدالغفار صاحب نیک اور شریف آدمی ہیں۔ تہجد گزار، ہمیشہ غریبوں اور مجبوروں کی مدد کرتے رہتے ہیں۔ کبھی کوئی غلط بات ان میں نہ دیکھی نہ سنی۔ باقی بہن بھائی کا جو تعلق ہے ہمارا وہ قائم ہے اور قائم رہیگا۔ جماعت نے اس بارے میں ہمارے ساتھ کوئی بات نہیں کی۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ نے ان کی کتابیں یا دعویٰ کے بارے میں پڑھا ہے؟ جواب میں کہنے لگے کہ میں نے کبھی مرزا صاحب کی یا جماعت کی کوئی کتاب نہیں پڑھی تو میں اسکو (عبدالغفار صاحب) کہاں پڑھتا اور کہتا کہ کیا غلط ہے اور کیا صحیح ہے۔ صرف اس نے دعویٰ کر کے اچھا نہیں کیا، اس معاملے میں ہم جماعت کے ساتھ ہیں۔

حاجی نصیر احمد صاحب برادر نسبتی مقیم جرمنی:۔ آدمی شریف الطبع ہے، شرارتی نہیں، اسکا دماغ خراب ہوگیا ہے، سگریٹ چھوڑ کر داڑھی رکھ لی ہے، باقی ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

چوہدری ثاقب احمد صاحب برادر نسبتی مقیم جرمنی:۔ ٹھیک ہے وہ شریف آدمی ہے پر اس نے مصلح موعود کا انکار کیا ہے، اس لئے اس سے اور اسکی بیوی سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔

ظہیر احمد صاحب برادر نسبتی مقیم جرمنی:۔ جب جناب ظہیر احمد سے جنبہ صاحب کے کیریکٹر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے بڑی عمدہ رائے دی اور جب دعویٰ کے بارے میں پوچھا گیا تو ان کا جواب تھا کہ جس نے دعویٰ کیا ہے اس سے سوال کریں، نہ میں نے ان کے دعویٰ کو پڑھا ہے اور نہ ہی غور کیا ہے اس لئے میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ دعویٰ ہے کیا؟ اس سوال کے جواب میں کہ اگر جنبہ صاحب کا دعویٰ سچا ہو تو؟ تو کہنے لگے کہ جب سب دوسرے ان کو مانیں گے تو میں بھی مان لوں گا۔ اور جب پوچھا گیا کہ کیا آپ کا ان سے تعلق ہے تو انہوں نے بتایا کہ کیوں نہیں، وہ ہماری بہن ہے اور ہم بہن کو کیوں چھوڑیں، عقیدہ ہر ایک کا اپنا ہے، کیا حضرت مسیح موعود نے اپنے نہ ماننے والوں رشتہ داروں اور دوستوں سے قطع تعلق کرلیا تھا؟ مجھے امور عامہ والوں نے فون کر کے بلایا تھا، میں نے ان کو صاف جواب دے دیا کہ میرے سے پوچھنے کا فائدہ نہیں اور نہ ہی میں دوسرے کا جواب دے سکتا ہوں جس نے دعویٰ کیا ہے اس سے پوچھیں۔ اور دوبارہ میرے ساتھ اس سلسلے میں کوئی رابطہ نہ کریں۔

مکرم مبشر احمد شاہد صاحب ہم زلف مقیم ہمبرگ:۔ محترم عبدالغفار صاحب بالکل ٹھیک ٹھاک آدمی ہیں، بالکل نیک اور شریف آدمی ہیں۔ میں ان کو ۷۸-۱۹۷۷ء سے جانتا ہوں اور میں نے آج تک انکا کوئی غلط کام نہیں دیکھا۔ ہمارے آپس میں خوشگوار تعلقات ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کی دعا قبول کرتا ہے۔ سوال کیا گیا کہ کیا آپ نے ان کا دعویٰ پڑھا ہے؟ جی میں نے پڑھا ہے! جماعت نے مجھے بلایا تھا اور پوچھا تھا کہ آپ کیا سمجھتے ہیں تو میں نے جماعت کو جواب دیا کہ اس معاملہ میں ہم جماعت کے ساتھ ہیں۔ اس سوال پر کہ اگر وہ بیعت لینے کا اعلان کردیں تو جواب میں مبشر صاحب کہنے لگے جب دوسرے بیعت کریں گے تو ہم بھی کرلیں گے!

کچھ احمدی جماعت کیل (Kiel) سے:۔ (ان کا نام ان کو جماعت کے عتاب اور پوچھ گچھ سے بچانے کیلئے نہیں دیا جا رہا) ایک صاحب نے بتایا کہ جناب جنبہ صاحب شریف آدمی ہیں کوئی سیکنڈل نہیں، نہ ہی کسی کے ساتھ کبھی کوئی زیادتی کی ہے بس ذرا دماغ کھسک گیا ہے اپنی جگہ سے اس لئے دعویٰ کردیا ہے اس قسم کا۔ ایک اور صاحب نے کہا کہ میں غفار کے دعوے کو نہیں مانتا، مجھے ان باتوں کی کوئی سمجھ نہیں پر بھائی ویسے اسکی اس بات کے علاوہ کوئی غلط بات کبھی سنی بھی نہیں۔ ایک اور صاحب نے اپنے کسی دوست کو یہ بات کہی کہ "پتہ چلا تھا کہ جماعت کی قیادت کی مرضی اور منشاء سے غفار صاحب کے ساتھ کچھ کرنے کا پروگرام بن رہا ہے، میں نے ان کو کہہ دیا کہ اگر اس کے ساتھ کوئی زیادتی ہوئی تو میں اس شخص یا اشخاص کو دیکھ لونگا، اس کو علمی طور پر جواب دو۔ اس پر وہ لوگ جو سبق سکھانا چاہتے تھے غفار صاحب کو آرام سے بیٹھ گئے ہیں"۔

نوٹ:۔ انٹرویو کے پہلے حصہ میں غفار صاحب کی تاریخ پیدائش ۱۶ اپریل لکھی ہوئی ہے لیکن ان کی والدہ کے کہنے کے مطابق مارچ یا اپریل میں سے کوئی بھی مہینہ ہو سکتا ہے۔ تاریخ میں بھی شاید معمولی سا فرق ہو مگر سن پیدائش بالکل صحیح ہے۔